

امیر اہل سنت اہل سنت کی کتاب ”نیکی کی دعوت“ سے لئے گئے مواد کی پرتھی قرط



صفحات 17

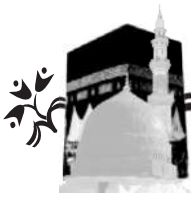
# ابٹھی بُری صُحبت



- دل اور ناک کے مرض سے نجات 03
- شیطانِ و سَو سے حفاظت کا وظیفہ 07
- عجبہ کھجور کی شخصلی سے دل کا علاج 04
- انوکھی گائے 14

• غار کا عابد 17

شیخ طریقت، امیر اہل سنت، بانی دعوت اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو ہلال  
محمد الیاس عطار قادری رضوی  
قامشہ پورہ  
المنشورہ



الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
مَا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

یہ مضمون ”نیکی کی دعوت“ کے صفحہ 99 تا 116 سے لیا گیا ہے۔

# اچھی بُری صحبت

دُعَاءِ عَطَّار

یارب المصطفیٰ! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ: ”اچھی بُری صحبت“ پڑھ یا سُن لے اُس کو اپنے پسندیدہ بندوں کی صحبت نصیب فرما اور اُس کی بے حساب مغفرت کر۔ امین بجاہِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

## درد و شریف کی فضیلت

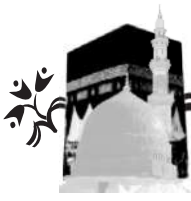
اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالی شان ہے: بے شک بروز قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ دُرُود بھیجے۔  
(ترمذی ج ۲ ص ۲۷ حدیث ۴۸۴)

## صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيبِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

**صحبت کے فوری اثرات کی مثالیں!** **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** ہر صحبت اپنا اثر ضرور رکھتی ہے، مثلاً اگر آپ کی ملاقات کسی ایسے اسلامی بھائی سے ہو، جس کی آنکھوں میں اپنے کسی عزیز کی موت کی وجہ سے نمی ہو، چہرے پر آثارِ غم خوب نمایاں ہوں اور لہجے سے اُداسی جھلک رہی ہو تو اُس کی یہ حالت دیکھ کر کچھ دیر کے لئے آپ بھی غمگین ہو جائیں گے۔ اور اگر آپ کو کسی ایسے اسلامی بھائی کے پاس بیٹھنے کا اتفاق ہو جس کا چہرہ کسی کامیابی کی وجہ سے خوشی سے دمک رہا ہو، لبوں پر مسکراہٹ کھیل رہی ہو اور اُس کی باتوں سے مسرت کا اظہار ہو رہا ہو تو خواہی نخو انہی آپ بھی کچھ دیر کے لئے اُس کی خوشی میں شریک ہو جائیں گے۔

**اچھی بُری صحبت کے اثرات!** اسی طرح اگر کوئی شخص ایسے لوگوں کی صحبت اختیار کرے گا جو فکرِ آخرت سے نیکر غافل ہوں اور گناہوں کے ارتکاب میں کسی قسم کی جھجک محسوس نہ





کرتے ہوں تو غالب گمان ہے کہ وہ بھی بہت جلد انہی کی مانند ہو جائے گا اور اگر کوئی آدمی عاشقانِ رسول کی صحبت اختیار کرے جن کے دل فکرِ مدینہ سے معمور ہوں، وہ دن رات آخرت کی فلاح (یعنی کامیابی) کے لئے اپنی اصلاح کی کوشش میں مصروف رہتے ہوں، اُن کی آنکھیں اللہ تعالیٰ کے خوف سے روتی ہوں، تو بہت امید ہے کہ یہی کیفیات اُس شخص کے دل میں بھی سرایت (یعنی اثر) کر جائیں۔ اِنْ شَاءَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ

بُری صحبتوں سے بچا یا الہی

بنا مجھ کو اچھا بنا یا الہی

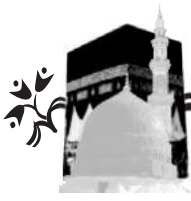
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللہُ عَلَی مُحَمَّد

**دعوتِ اسلامی**  
**کامدنی ماحول**

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اچھی اچھی مدنی صحبت پانے کے لئے آپ کو پریشان ہونے کی قطعاً ضرورت نہیں، تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، اس کی برکت سے اِنْ شَاءَ اللہ

عَزَّوَجَلَّ اعلیٰ اخلاقی اوصاف غیر محسوس طور پر آپ کے کردار کا حصہ بنتے چلے جائیں گے۔ ہر اسلامی بھائی کو چاہیے کہ وہ اپنے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرے اور سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ سنتوں بھرا سفر کرے۔ اِنْ شَاءَ اللہ مدنی قافلوں میں سفر کی برکت سے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے سابقہ طرزِ زندگی پر غور و فکر کا موقع ملے گا اور دل عاقبت کی بہتری کے لئے بے چین ہو جائے گا، جس کے نتیجے میں گناہوں کی کثرت پر ندامت ہوگی اور توبہ کی سعادت ملے گی۔ عاشقانِ رسول کے ہمراہ مدنی قافلوں میں مسلسل سفر کرنے کے نتیجے میں فُحش کلامی اور فضول گوئی کی جگہ لب پر ڈرودِ پاک کا ورد ہوگا اور زبان تلاوتِ قرآن اور ذکر و نعت کی عادی بن جائے گی، غصے کی جگہ نرمی، بے ضرری کی جگہ صبر و تحمل، تکبر کی جگہ عاجزی اور احترامِ مسلم کا جذبہ ملے گا۔ دنیاوی مال و دولت کے لالچ سے پیچھا چھوٹے گا اور نیکیوں کی حرص ملے گی، الغرض بار بار راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے والے کی زندگی میں مدنی انقلاب برپا ہو جائے گا، اِنْ شَاءَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ۔ اسلامی بہنوں کو بھی چاہئے کہ اپنے شہر میں ہونے والے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں پابندی سے شرکت کریں۔





**ڈاک ورناک کے مرض سے نجات**

آپ کی ترغیب و تحریص کے لئے عاشقانِ رسول کی صحبت کی برکت سے منلو ایک مدنی بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں چنانچہ مراد آباد (یوپی، ہند) کے ایک اسلامی بھائی کی تحریر کا خلاصہ ہے: تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، ”دعوتِ اسلامی“ کے مشکبار مدنی ماحول سے وابستگی سے قبل میں گناہوں کے سمندر میں غرق تھا۔ نمازوں سے دُوری، فیشن پرستی اور بے حیائی کی نُحُستوں میں جکڑا ہوا ہونے کے سبب میری زندگی کے ایام جو کہ یقیناً انمول ہیرے ہیں غفلت کی نذر تھے۔ روحانی امراض کے علاوہ میں جسمانی امراض میں بھی گرفتار تھا، چنانچہ مجھے ناک کی ہڈی بڑھ جانے کے ساتھ ساتھ دل کی بیماری بھی تھی، جس کی وجہ سے میں کافی اذیت کا شکار رہتا تھا۔ بالآخر عصیاں کی تاریک رات کے سیاہ بادل چھٹے۔ ہو ایوں کہ مجھے دعوتِ اسلامی کے تحت سنتوں کی تربیت کیلئے سفر کرنے والے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت نصیب ہوئی، عاشقانِ رسول کی صحبت کی بدولت میری زندگی کے اندر مدنی انقلاب برپا ہو گیا اور میں نے تمام سابقہ گناہوں سے توبہ کر کے اپنے آپ کو سنتوں کے راستے پر ڈال دیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ یہ برکت بھی نصیب ہوئی کہ مدنی قافلے سے واپسی پر میری ناک کی بڑھی ہوئی ہڈی دُرُست ہو چکی تھی اور کچھ دنوں کے بعد میرا دل کا مرض بھی ختم ہو گیا۔

دل میں گردِ زرد ہو ڈر سے رُخ زرد ہو پاؤ گے فرحتیں قافلے میں چلو

ہے شفا ہی شفا، مرحبا! مرحبا! آ کے خود دیکھ لیں، قافلے میں چلو (وسائلِ بخشش ص ۶۱۴)

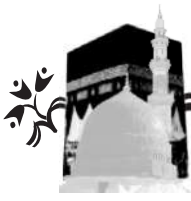
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے معاشرے کے ایک بگڑے ہوئے فرد کو جب مدنی قافلے میں سفر

کی سعادت اور اس دوران عاشقانِ رسول کی صحبت میسر آئی تو ان کی اصلاح کے بھی اسباب ہوئے اور بفضلِ تعالیٰ وہ







جسمانی بیماریوں سے بھی صحت یاب ہوئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اُن کی ناک کی بڑھی ہوئی ہڈی بھی دُرست ہوئی اور دل کے مہلک مَرَض سے بھی انہیں نجات ملی۔ ضَمْنَا ثَوَابِ کَمَانِے کی نیت سے دل کے علاج کا ایک مَدَنی نُسْخہ حاضر خدمت کرتا ہوں۔ چنانچہ

ایک مقامی اخبار کے ”کالم“ میں دیئے ہوئے ایک واقعے کو بِالتَّصَرُّفِ عَرَض کرتا ہوں: 84 سالہ ایک بہت بڑے سابق فوجی افسر کا بیان ہے کہ 56 سال کی عمر میں مجھے دل کا عارضہ لاحق ہوا، میں اپنے مَرَض کو خفیہ رکھنا چاہتا تھا کیوں کہ اس کے

عجوبہ کھجور کی گٹھلی سے دل کا علاج

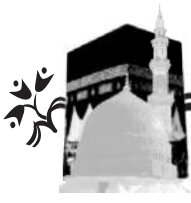
اظہار سے میرے فوجی کیریئر پر زبرد پڑ سکتی تھی چنانچہ میں ڈاکٹری علاج سے کترار ہا تھا۔ ایسے میں مجھے کسی صاحب نے بتایا کہ مدینہ منورہ زادکما اللہ شرفاً و تعظیفاً کی مشہور کھجور ”عجوبہ“ کی گٹھلیاں باریک پیس کر اُس کا پوڈر (یعنی سُفوف) روزانہ صبح آدھی چمچ پانی کے ساتھ نگل لیجئے۔ میں نے اُس مَدَنی نُسْخہ پر عمل کیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ حیرت انگیز طور پر میری صحت میں بہتری آگئی۔ یہ نُسْخہ وہ (2010-12-23 کے اخبار کے مطابق) آج بھی استعمال کر رہے ہیں اور شاید اسی کی بَرَکت سے

84 سال کی عمر میں بھی وہ نہ صرف صحت مند اور روزمرہ کے کاموں میں مُتَحَرِّک (ACTIVE) ہیں بلکہ اُن کا دل بھی جوانوں کی طرح مضبوط ہے۔ اُسی اخباری کالم میں یہ بھی ہے کہ 1995ء میں پاکستان کی ایک مشہور ترین شخصیت کو ڈاکٹروں نے بتایا کہ آپ کے دل کی تین نالیاں بند ہو چکی ہیں۔ اس پر انہوں نے انجیوپلاستی (Angioplasty) کروانے کیلئے لندن

جانے کا فیصلہ کیا۔ میں نے (یعنی مذکورہ سابق فوجی افسر نے) انہیں بھی یہ مَدَنی نُسْخہ بتایا اور مشورہ دیا کہ آپ 30 دن تک یہ علاج کر لیجئے، اگر فائدہ نہ ہو تو بے شک انجیوپلاستی کروالیجئے۔ چنانچہ انہوں نے یہ مَدَنی نُسْخہ لیا اور اس کا استعمال شروع

کر دیا، ایک مہینے کے بعد یہ لندن گئے، وہاں انہوں نے دنیا کے ایک نامور کارڈیالوجسٹ (یعنی ماہرِ امراضِ قلب) سے رابطہ کیا، اُس نے ان کے ٹیسٹ کرائے اور ٹیسٹوں کے نتائج دیکھ کر انہیں بتایا آپ کا دل مکمل طور پر ٹھیک ہے، آپ کو کسی قسم





کے علاج کی ضرورت نہیں۔ انہوں نے اپنے پُرانے ٹیسٹ کی رپورٹس اُس کے سامنے رکھ دیں، اُس نے دونوں ٹیسٹ میچ کیے اور یہ ماننے سے انکار کر دیا کہ یہ دونوں ٹیسٹ ایک ہی شخص کے ہیں۔ قصہ مختصر وہ واپس پاکستان آئے اور انہوں نے اس مَدَنی نسخے کو اپنا معمول بنا لیا۔ 2009ء میں انہوں نے دوبارہ ٹیسٹ کروائے، پرانے ٹیسٹ کی رپورٹس ملا کر دیکھی اور اس کے بعد یہ بتا کر حیران کر دیا کہ 1995ء سے لے کر 2009ء تک اُن کے دل میں کسی قسم کا کوئی فرق نہیں آیا، ان کا دل مکمل طور پر صحت مند ہے۔ وہ یہ مَدَنی نسخہ آج بھی استعمال کر رہے ہیں اور اپنے بے شمار دوستوں کو بھی کروا رہے ہیں۔

نہ ہو آرام جس بیمار کو سارے زمانے سے

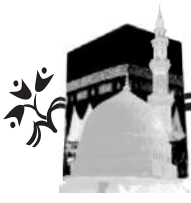
اٹھالے جائے تھوڑی خاک اُن کے آستانے سے (ذوقِ نعت)

## مَدَنی انعامات

دعوتِ اسلامی نے اس پُر فتن دور میں ”نیک بننے کا نسخہ“ بنام ”مَدَنی مدینہ“ انعامات“ بصورتِ سوالاتِ عنایت فرمایا ہے۔ اسلامی بھائیوں کیلئے

72، اسلامی بہنوں کیلئے 63 اور طلبہِ علم دین کیلئے 92، دینی طالبات کیلئے 83 اور مَدَنی مٹوں اور مٹنیوں کیلئے 40 اور خصوصی اسلامی بھائیوں (یعنی گونگے بہروں) کے لئے 27 مَدَنی انعامات ہیں۔ بے شمار اسلامی بھائی، اسلامی بہنیں اور طلبہ وغیرہ مَدَنی انعامات کے مطابق عمل کر کے روزانہ سونے سے قبل (یا کسی بھی مناسب وقت پر) ”فکرِ مدینہ“ یعنی اپنے اعمال کا جائزہ لے کر مَدَنی انعامات کے ”جیبی سائز رسالے“ میں دیئے گئے خانے پر کرتے ہیں۔ ان مَدَنی انعامات کو اپنا لینے کے بعد نیک بننے اور گناہوں سے بچنے کی راہ میں حائل رُکاوٹیں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دُور ہوتی چلی جاتی ہیں اور اس کی بَرَکت سے پابندِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے گڑھنے کا ذہن بنتا ہے۔ بارِ کردار مسلمان بننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے مَدَنی انعامات کا رسالہ حاصل کیجئے اور روزانہ فکرِ مدینہ (یعنی اپنا محاسبہ) کرتے ہوئے اُس میں دیئے گئے خانے پر کیجئے اور ہجری سن کے مطابق ہر مَدَنی ماہ





کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے مدنی انعامات کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

پڑھے بیٹھے اسلامی بھائیو! مدنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے والے کس قدر خوش قسمت ہوتے ہیں اس کا اندازہ اس مدنی بہار سے لگائیے، چنانچہ حیدرآباد کے لئے بشارتِ عظیمیٰ مدینہ (باب الاسلام سندھ پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح حلفیہ (یعنی

قسم کھا کر) بیان ہے کہ ماہِ رَجَبِ الْمَرْجَبِ ۱۴۲۶ھ کی ایک شب مجھے خواب میں مصطفیٰ جانِ رحمت صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی زیارت کی عظیم سعادت ملی۔ کہہئے مبارک کو جُنُوشِ ہوئی اور رحمت کے پھول جھڑنے لگے، الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: جو اس ماہِ روزانہ پابندی سے مدنی انعامات سے متعلق فکرِ مدینہ کرے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی مغفرت فرما دیگا۔

مدنی انعامات کی بھی مرحبا کیا بات ہے

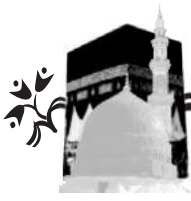
قربِ حق کے طالبوں کے واسطے سوغات ہے

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيبِ صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

﴿دسواں علاج﴾ اور ادووظائف کا معمول بنا لیجئے

پیارے اسلامی بھائیو! ریاکاری سے بچنے کے لئے بیان کردہ مُعَالَجَاتِ کے ساتھ ساتھ حسبِ توفیق اوّل آخر ایک بار درود شریف کے ساتھ یہ 8 روحانی علاج بھی کیجئے، جن سے ریاکاری کے وُشُو سے دور ہوں گے۔

﴿۱﴾ روزانہ یہ دعائیں بار پڑھ لیجئے اللہ عَزَّوَجَلَّ چھوٹی بڑی ہر طرح کی ریا دُور رکھے گا۔ دعایہ ہے: "اللَّهُمَّ اِنِّیْ



أَعُوذُ بِكَ أَنْ أُشْرِكَ بِكَ وَأَنَا أَعْلَمُ وَاسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا أَعْلَمُ،<sup>١</sup>

﴿٢﴾ جب بھی دل میں ریاکاری کا خیال آئے تو ”أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ“ ایک بار پڑھنے کے بعد اُلٹے کندھے کی طرف تین بار تھو تھو کر دیجئے۔

﴿٣﴾ روزانہ دس بار ”أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ“ پڑھنے والے پر شیطان سے حفاظت کرنے کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے۔

﴿٤﴾ سورۃُ الْإِخْلَاصِ گیارہ بار صبح (آدھی رات ڈھلے سے سورج کی پہلی کرن چمکنے تک صبح ہے) پڑھنے والے پر اگر شیطان مع لشکر کے کوشش کرے کہ اس سے گناہ کرائے تو نہ کرا سکے جب تک کہ یہ (پڑھنے والا) خود نہ کرے۔ (الوظيفة الكريمة ص ٢١)

﴿٥﴾ سورۃُ النَّاسِ پڑھ لینے سے بھی وسوسے دور ہوتے ہیں۔

﴿٦﴾ مُفَسِّرِ شَهِيرِ حَكِيمِ الْأُمَّتِ مفتی احمد یار خان علیہ رَحْمَةُ الرَّحْمٰنِ فرماتے ہیں: ”صُوفِيَاءُ كَرَامٍ رَحِمَهُمُ اللَّهُ السَّلَامُ فرماتے ہیں کہ جو کوئی صبح شام اکیس اکیس بار ”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ“ پانی پر دم کر کے پی لیا کرے تو ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ وسوسہ شیطانی سے بہت حد تک امن میں رہے گا۔“

﴿٧﴾ هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۗ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٢٠﴾ (پ ٢٧ السحدید ٣) کہنے سے فوراً وسوسہ دور ہو جاتا ہے۔

﴿٨﴾ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْخَلَّاقِ، ﴿١٩﴾ إِنَّ يَسَائِرُ دُحُبِكُمْ وَيَاتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ ﴿٢٠﴾ وَمَا ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ ﴿٢١﴾

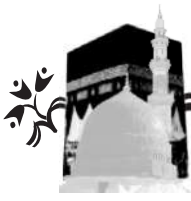
(پ ١٣ ابراہیم آیت ٢٠، ١٩) کی کثرت اسے یعنی وسوسے کو جڑ سے قطع کر (یعنی کاٹ) دیتی ہے۔ (مُلَخَّصٌ از فتاویٰ رضویہ

مدینہ

۱۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں جان بوجھ کر تیرا شریک ٹھہرانے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور لاعلمی میں ایسا عمل کرنے پر تجھ سے مغفرت کا سوال کرتا ہوں۔







مُخَرَّجہ ج ۱ ص ۷۷۰) (اس دعا کے حصہ آیت کو آپ کی معلومات کیلئے مُنْقَش ہلا لین اور رسم الخط کی تبدیلی کے ذریعے واضح کیا ہے)

ریا کاری سے ہر دم تو بچانا

خدا یا بندہ مُخْلِص بنانا

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبِ صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

اچھے اچھے اسلامی بھائیو! اگر بھر پور علاج کے بعد بھی افاقہ نہ ہو تو گھبرائیے نہیں بلکہ علاج جاری رکھئے کہ ”دل کو بھی آرام ہو ہی جائے گا۔“ کیونکہ اگر ہم نے علاج ترک کر دیا تو گویا خود کو مکمل طور پر شیطان کے حوالے کر دیا کہ اس طرح تو وہ ہمیں

کہیں کا نہ چھوڑے گا۔ لہذا ہمیں چاہئے کہ ریا کاری سے جان چھڑانے کی کوشش جاری رکھیں۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ منہاج العابدین میں حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرت سیّدنا امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ الْوَالِیْنَ نے جو کچھ فرمایا اُس کا خلاصہ ہے: اگر آپ یہ محسوس کریں کہ شیطان، اللہ عَزَّوَجَلَّ سے پناہ مانگنے کے باوجود پیچھا نہیں چھوڑ رہا اور غالب آنے کی کوشش میں ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو آپ کے مُجاہدے، قُوَّت اور صبر کا امتحان مطلوب ہے، یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ آزار رہا ہے کہ آپ شیطان سے مقابلہ اور مُحَارَبہ (یعنی جنگ) کرتے ہیں یا اُس سے مغلوب ہو (یعنی ہار) جاتے ہیں۔

(منہاج العابدین (عربی) ص ۴۶)

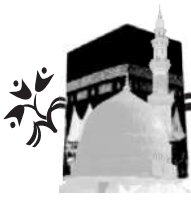
ریا کاریوں سے بچا یا الہی

سے کاریوں سے بچا یا الہی

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبِ صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ





## تُوبُوا إِلَى اللَّهِ صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

**عبادت کی تعریف** | بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! ابھی ریا کاری کا بیان کیا گیا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ریا کاری عبادت میں کی جاتی ہے لہذا عبادت کی تعریف بھی عرض کرتا ہوں، پھر مزید نیکی کی دعوت پیش کرتے ہوئے **إِنْ شَاءَ اللَّهُ** عبادت کی اقسام اور کچھ نیت کے متعلق بھی عرض کرنے کی نیت ہے۔

عبادت کی تعریف بیان کرتے ہوئے علماء کرام فرماتے ہیں: کسی کو عبادت کے لائق سمجھتے ہوئے اُس کی کسی قسم کی تعظیم کرنا ”عبادت“ ہے اور اگر عبادت کے لائق نہ سمجھیں تو وہ محض (یعنی صرف) تعظیم ہوگی عبادت نہیں کہلائے گی، جیسے نماز میں ہاتھ باندھ کر کھڑا ہونا عبادت ہے لیکن ہاتھ باندھنے کا یہی عمل بارگاہ رسالت میں سنہری جالیوں کے روبرو ہو، یا صلوٰۃ و سلام پڑھنے میں ہو، کسی بزرگ کی تشریف آوری کے موقع پر ہو، تبرکات کی زیارت کرتے ہوئے ہو، کسی ولی اللہ کے مزار شریف کے سامنے ہو، اپنے پیر صاحب، اُستاد یا ماں باپ وغیرہ کے لئے ہو تو یہ عبادت نہیں فقط تعظیم ہے۔

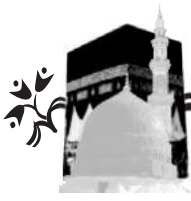
**رضائے رب الانام** | عبادت کا مفہوم بہت وسیع ہے اور یہ رضائے رب الانام عَزَّوَجَلَّ کیلئے کئے جانے والے ہر کام کو محیط (یعنی گھیرے ہوئے) ہے، جیسا کہ فتاویٰ رضویہ جلد 29 میں غَمَزُ الْعُيُونِ اور **والاہرکام عبادت ہے** | **رَدُّ الْمُحْتَارِ** کے حوالے سے لکھا ہے: ”عبادت وہ ہے کہ جس کے کرنے پر ثواب دیا جاتا ہے اور وہ

ثواب کی نیت پر موقوف ہوتی ہے۔“ تاج العروس میں نقل کیا: ”عبادت وہ فعل ہے جس کے کرنے پر رب راضی ہوتا ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ ج 29 ص 647، 648) **مفسر شہیر حکیم الامت** حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ کی تحریر کا خلاصہ ہے: جو بھی کام رب عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرنے کے لئے کیا جائے عبادت ہے۔

(مُلَخَّصٌ از تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۷۷)







**ہر عمل کا دار و مدار نیت پر ہے** قرآن کریم کے بعد سب سے زیادہ معتبر کتاب بخاری شریف ہے، اس کی سب سے پہلی حدیث پاک ہے: **إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ** یعنی

اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔ (بخاری ج ۱ ص ۶ حدیث ۱) اس حدیث پاک کے بارے میں شارح بخاری حضرت مفتی شریف الحق امجدی رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِي فرماتے ہیں: اس حدیث کا یہ مطلب ہوا کہ اعمال کا ثواب نیت ہی پر ہے، بغیر نیت کسی ثواب کا استحقاق (یعنی حقدار) نہیں۔ (نزہۃ القاری ج ۱ ص ۱۷۲)

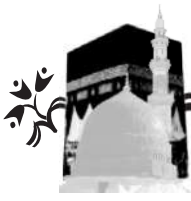
## اچھی نیتوں کے متعلق 2 فرامینِ مصطفیٰ

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 853 صفحات پر مشتمل کتاب، ”جہنم میں لے جانے والے اعمال“ صفحہ 173 تا 174 سے اچھی نیتوں کے فضائل پر دو فرامینِ مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ملاحظہ فرمائیے: ﴿1﴾ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔ (الجامع الصغیر ص ۸۱ حدیث ۱۲۸۴) ﴿2﴾ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کرے گی۔ (الجامع الصغیر ص ۵۰۷ حدیث ۹۳۲۶)

**نیت کسے کہتے ہیں** نیت، دل کے پختہ ارادے کو کہتے ہیں خواہ وہ کسی چیز کا ہو۔ اور شریعت میں (نیت) عبادت کے ارادے کو کہتے ہیں۔ (نزہۃ القاری ج ۱ ص ۱۶۹)

**مُباح کا اچھی نیت سے عبادت ہو جاتا ہے** بہت سارے کام مُباح ہیں، مُباح اُس جائز عمل یا فعل (یعنی کام) کو بولتے ہیں جس کا کرنا نہ کرنا یکساں ہو یعنی ایسا کام کرنے سے نہ ثواب ملے نہ گناہ۔ مثلاً کھانا پینا، سونا، ٹہلنا، دولت اکٹھی کرنا، تحفہ دینا، عمدہ یا زائد لباس

پہننا وغیرہ کام مُباح ہیں۔ اگر تھوڑی سی توجہ دی جائے تو مُباح کام کو عبادت بنا کر اُس پر ثواب کمایا جاسکتا ہے، اس کا



طریقہ بیان کرتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مجدد دین وملت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ اللوحین فرماتے ہیں: ہر مباح (یعنی ایسا جائز عمل جس کا کرنا نہ کرنا یکساں ہو) نیتِ حَسَن (یعنی اچھی نیت) سے مُسْتَحَب ہو جاتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، مَخْرُجہ ج ۸ ص ۵۲) فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَامُ فرماتے ہیں: مباحات (یعنی ایسے جائز کام جن پر نواہب ہونہ گناہ ان) کا حُکْم الگ الگ نیتوں کے اعتبار سے مختلف ہو جاتا ہے، اس لئے جب اس سے (یعنی کسی مباح سے) طاعات (یعنی عبادات) پر فُتُوْت حاصل کرنا یا طاعات (یعنی عبادات) تک پہنچنا مقصود ہو تو یہ (مباحات یعنی جائز چیزیں بھی) عبادات ہوں گی مثلاً کھانا پینا، سونا، حُصُولِ مال اور وُطْی کرنا۔ (ایضاً ج ۷، ص ۱۸۹، رَدُّ الْمُحْتَرَجِ ج ۴ ص ۷۵)

**مُباح کام میں اچھی نیتیں نہ کرنے والے نقصان میں ہیں**

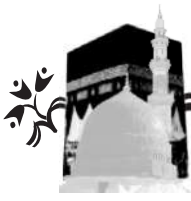
اگر کوئی مباح کام بُری نیت سے کیا جائے تو بُرا ہو جائے گا اور اچھی نیت سے کیا جائے تو اچھا اور کچھ بھی نیت نہ ہو تو مباح رہے گا اور قیامت کے حساب کی دُشواری دَر پِیش ہوگی۔ لہذا عَقْل مند وہی ہے کہ ہر مباح کام میں کم از کم ایک آدھ اچھی نیت کر ہی لیا کرے، ہو سکے تو زیادہ نیتیں کرے کہ جتنی اچھی نیتیں زیادہ ہوں گی اتنا ہی ثواب زیادہ ملے گا۔ نیت کا یہ بھی فائدہ ہے کہ نیت کرنے کے بعد اگر وہ کام کسی وجہ سے نہ کر سکا تب بھی نیت کا ثواب مل جائے گا جیسا کہ فرمانِ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہے: نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهِ يَعْنِي مُسْلِمَانِ كِي نِيَّتِ اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (الْمُعْجَمُ الْكَبِيرُ لِلطَّبْرَانِيِّ ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

**نیت نہ کرنے کے نقصان اور کرنے کے فائدے کی روایت**

مُحَقِّق عَلَيَّ الْإِطْلَاق، خَاتِمُ الْمُحَدِّثِينَ، حضرت علامہ شیخ عبدالحق مُحَدِّثِ دِہْلَوِي عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِي فرماتے ہیں: روایت میں آیا ہے، جب فرشتے بندوں کے اعمال ناموں کو آسمانوں پر لے کر جاتے اور دربارِ الہی دینہ







میں پیش کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اَلْقِ تِلْكَ الصَّحِيفَةَ اَلْقِ تِلْكَ الصَّحِيفَةَ یعنی ”اس نامہ اعمال کو پھینک دو، اس نامہ اعمال کو پھینک دو۔“ فرشتے عرض کرتے ہیں: یا اللہ! تیرے اس بندے نے جو نیک اعمال کیے ہیں ان کو ہم نے دیکھ کر اور سُن کر لکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ لَمْ يُرِدْ وَجْهِيْ یعنی ”اس بندے نے ان اعمال میں میری رضا کی نیت نہیں کی تھی“ اس لیے یہ میرے دربار میں مقبول نہیں۔ پھر ایک دوسرے فرشتے کو اللہ تعالیٰ یہ حکم فرماتا ہے کہ اُكْتُبْ لِفُلَانٍ كَذَا وَكَذَا یعنی ”فُلان بندے کے نامہ اعمال میں فُلان فُلان عمل لکھ دے۔“ فرشتے عرض کرتا ہے: ”یا اللہ! یہ عمل تو اس بندے نے نہیں کیا!“ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: گو اس نے یہ عمل نہیں کیا مگر اس کی نیت تو اس عمل کے کرنے کی تھی اس لیے میں اس کی نیت پر اس کو اس عمل کا اجر دوں گا۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۲ ص ۳۵۶ رقم ۲۵۴۸ وغیرہ) حضرت سیدنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِیْ مزید فرماتے ہیں: حدیث مبارکہ میں یہ بھی آیا ہے، نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهِ یعنی ”مومن کی نیت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔“ (الْمُعْجَمُ الْكَبِيْرُ ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲) ظاہر ہے کہ نیک عمل پر تو ثواب اُسی وقت ملے گا جب کہ نیت اچھی ہو اور اگر نیت بُری ہو تو نیک عمل پر کوئی ثواب ہی نہیں، مگر اچھی نیت پر تو بہر حال ثواب ملے گا خواہ عمل کرے یا نہ کرے۔ اس لیے کہ مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ اسی لیے بعض بزرگانِ دین رَحْمَتُ اللہِ النَّبِیْنِ نے فرمایا ہے ۔

ہر کرا اندر عملِ اخلاص نیت

در جہاں از بندگانِ خاص نیت

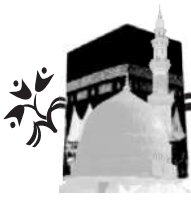
یعنی جس کے عمل میں اخلاص نہیں وہ دنیا میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خاص بندوں میں سے نہیں ہے۔

ہر کرا کار از برائے حق بُود

کارِ اُو پُوسْتہ بارونق بُود

یعنی جس کا عمل رضائے ربِّ لَمْ یُوْل کے لیے ہوتا ہے ہمیشہ اُس کا عمل بارونق رہا کرتا ہے۔ (اشعۃ اللامعات ج ۱ ص ۳۹)





میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اچھی نیت اچھا اور بُری نیت بُرا پھل لاتی ہے۔ بلکہ بسا اوقات بُری نیت کا بُرا

پھل ہاتھوں ہاتھ ظاہر ہو جاتا ہے۔ اس ضمن میں دو حکایات پیش خدمت ہیں چنانچہ

﴿1﴾ **انوکھی گائے** حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: ایک بادشاہ ایک بار اپنی سلطنت کے دورے پر نکلا۔ اس دوران ایک شخص کے پاس اُس کا قیام ہوا،

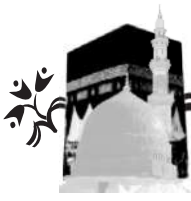
(میزبان بادشاہ کو جانتا نہ تھا) میزبان نے شام کو اپنی گائے کو دوہا تو بادشاہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اُس سے 30 گایوں کے برابر دودھ نکلا! اُس نے دل ہی دل میں وہ انوکھی گائے چھین لینے کی بُری نیت کر لی۔ دوسرے روز شام کو اُس گائے سے آدھا دودھ نکلا، بادشاہ نے جب تعجب کا اظہار کیا تو میزبان کہنے لگا: ”بادشاہ نے اپنی رعایا کے ساتھ ظلم کی نیت کی ہے جس کی نحوست سے آج دودھ آدھا ہو گیا ہے کہ جب بادشاہ ظالم ہو تو برکت ختم ہو جاتی ہے“ یہ حیرت انگیز انکشاف سُن کر بادشاہ نے انوکھی گائے ظلماً چھین لینے کی نیت ختم کر دی۔ چنانچہ دوسرے دن گائے نے پھر اتنا ہی دودھ دیا جتنا پہلے دیا تھا۔ اس واقعے سے بادشاہ کو بہت عبرت حاصل ہوئی اور اُس نے اپنی رعایا پر ظلم کرنا بند کر دیا۔

(مُلَخَّصٌ اَزْ شُعْبِ الْاِيْمَانِ ج ۶ ص ۵۳ رقم ۷۴۷۵)

﴿2﴾ **گنے کا ٹھنڈا میٹھا سا لٹا** ایران کے بادشاہوں کا لقب پہلے ”کسریٰ“ ہوا کرتا تھا جس طرح مضر کے تمام بادشاہ ”فرعون“ کہلاتے تھے۔ ایک بار ایک بادشاہ کسریٰ اپنے لشکر سے

کچھ کر کسی باغ کے دروازے پر جا پہنچا، اُس نے پینے کیلئے پانی مانگا تو ایک بچی گنے کا ٹھنڈا میٹھا سا لے آئی۔ بادشاہ نے پیا تو بہت لذیذ تھا، اُس نے بچی سے استفسار کیا (یعنی پوچھا): کیسے بناتی ہو؟ اُس نے بتایا کہ اس باغ میں بہت اعلیٰ قسم کے گنوں کی پیداوار ہوتی ہے، ہم اپنے ہاتھوں سے گنے نچوڑ کر رس نکال لیتے ہیں! بادشاہ نے ایک اور گلاس کی فرمائش کی، وہ لینے لگی، اس دوران بادشاہ کی نیت خراب ہو گئی اور اس نے طے کر لیا کہ میں یہ باغ زبردستی لے کر دوسرا





فَرَمَانَ مُصَافِرٍ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پَاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

باغ ان کو دیدوں گا۔ اتنے میں وہ پچی روتی ہوئی آئی اور کہنے لگی: ہمارے بادشاہ کی نیت خراب ہو گئی ہے۔ بادشاہ بولا: تمہیں اس کا کیسے علم ہوا؟ کہنے لگی: ”پہلے باسانی رس نچڑ جاتا تھا لیکن اب کی بار خوب زور لگانے کے باوجود بھی میں رس نہ نکال سکی۔“ بادشاہ نے فوراً باغ چھیننے کی بُری نیت ترک کر دی اور کہا: ایک بار پھر جاؤ اور کوشش کرو۔ چنانچہ وہ گئی اور باسانی رس نکال کر لانے میں کامیاب ہو گئی۔

(حیاء الحيوان الكبرى ج ۱ ص ۲۱۶، المنتظم فی تاریخ الملوك والامم لابن الجوزی ج ۱۶ ص ۳۱۰)

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! جب بھی کسی سنت وغیرہ پر عمل کرنے کا موقع ہو اُس وقت دل میں نیت حاضر ہونی ضروری ہے۔ مثلاً کپڑے پہننے وقت پہلے سیدھی آستین میں ہاتھ ڈالا، یا اتارتے وقت اُلٹی آستین سے پہل کی، اسی طرح جوتے پہننے اتارنے میں حسبِ عادت یہی ترکیب بنی یہ سب سنتیں ہیں مگر عمل کرتے وقت سنت پر عمل کی بالکل ہی نیت دل میں نہیں تھی تو یہ عمل ”عبادت“ نہیں، ”عادت“ کہلائے گا سنت کا ثواب نہیں ملے گا۔

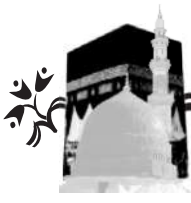
دعوتِ اسلامی کے ماتحت چلنے والے ”دائرِ اِفتاءِ اہلسنت“ کا نیت کے متعلق ایک معلوماتی فتویٰ ملاحظہ فرمائیے: بے شک بغیر نیت کے کسی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا بلکہ اس طرح یہ (بلا نیت کی جانے والی) عبادتیں ”عادتیں“ بن جاتی ہیں۔ کسی عمل خیر

نیت کے متعلق ایک  
معلوماتی فتویٰ

میں نیت کا مطلب یہ ہے کہ جو عمل کیا جا رہا ہے دل اس کی طرف متوجہ ہو اور وہ عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کیا جا رہا ہو، اس نیت سے عبادت اور عادت میں فرق کرنا مقصود ہوتا ہے۔ اس سے پتا چلا کہ دل کا متوجہ ہونا اور اللہ تعالیٰ کی رضا پیش نظر ہونا ہی نیت ہے اور اسی سے عبادت اور عادت میں فرق ہوتا ہے لہذا اگر عبادت میں نیت کر لی جائے تو ثواب ملتا ہے اور اگر نیت نہ کی جائے تو عمل عادت بن جاتا ہے اور اس پر ثواب بھی نہیں ملتا جیسا کہ حضرت علامہ

علی قاری عَیْبِہ رَحْمَةُ اللهِ الْبَارِیِ فَرَمَاتے ہیں: اَلنِّيَّةُ لُغَةً: الْقَصْدُ وَشَرْعًا تَوَجُّهُ الْقَلْبِ نَحْوَ الْفِعْلِ ابْتِغَاءً لِرِجَاؤِهِ  
اللَّهِ وَالْقَصْدُ بِهَا تَمْيِيزُ الْعِبَادَةِ عَنِ الْعَادَةِ۔ یعنی نیت کے لغوی معنی ہیں: ”قصد و ارادہ“ اور شرعی معنی ہیں: جو عمل کرنے لگے ہیں، دل کو اس کی طرف متوجہ کرنا اور وہ عمل اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے کیا جا رہا ہو اور نیت سے ”عبادت“ اور ”عادت“ میں فرق کرنا





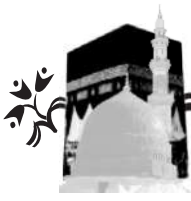
مقصود ہوتا ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح ج ۱ ص ۹۴) لیکن اس کے ساتھ یہ یاد رہے کہ بہت سے اعمال ایسے ہیں کہ جن میں ہم محسوس کرتے ہیں کہ یہ محض عادت کے طور پر کر رہے ہیں حالانکہ اس میں بھی ”عبادت کی نیت“ موجود ہوتی ہے اور اس کا احساس اس لئے کم ہوتا ہے کہ ابتداً یا بطور خاص جس قدر توجہ دی جاتی ہے وہ بارہا عمل کرنے کی وجہ سے برقرار نہیں رہتی۔ ہاں اگر اصلاً (یعنی بالکل) ہی نیت کچھ نہ ہو تو اُس پر واقعی کوئی ثواب نہیں۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

**اچھی نیتوں کی توفیق کسے ملتی ہے**

حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرت سیدنا امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَالِیْنَ فرماتے ہیں: ہر مباح کام (یعنی جائز کام جس کے کرنے میں نہ ثواب ہونہ گناہ) ایک یا زیادہ نیتوں کا احتمال (یعنی امکان) رکھتا ہے جس کے ذریعے وہ مباح کام عمدہ عبادات میں سے ہو جاتا ہے اور اس کے ذریعے بلند درجات حاصل ہوتے ہیں۔ وہ انسان کتنے بڑے نقصان میں ہے جو مباح کاموں کو اچھی نیتوں کے ذریعے ثواب والے کام بنانے کے بجائے جانوروں کی طرح غفلت سے بجاتا اور خود کو ثوابوں سے محروم رکھتا ہے۔ بندے کے لیے مناسب نہیں کہ کسی خطرے (یعنی ذہن میں آنے والے خیال) کھلے (حجّے ظلمے یعنی لمحے) اور اٹھائے جانے والے قدم کو حقیر یعنی غیر اہم جانے، کیوں کہ ان تمام کاموں کے بارے میں قیامت کے دن سوال ہوگا کہ کیوں کیا تھا؟ اور اس سے مقصود کیا تھا؟ یہ بات (یعنی مباح کاموں کی نیت کے ذریعے عبادت بن جانا) صرف اُن مباح اُمور کے بارے میں ہے جن میں کراہت نہ ہو۔ اسی لیے نبی اکرم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: حَلَالُهَا حِسَابٌ وَ حَرَامُهَا عَذَابٌ۔ یعنی اس کے حلال میں حساب ہے اور حرام میں عذاب۔ (الْفَرْدَوْسُ بِمَأْثُورِ الْخُطَابِ ج ۵ ص ۲۸۳ حدیث ۸۱۹۲) مزید فرماتے ہیں: جس کے دل میں آخرت کی بھلائیاں اٹھنی کرنے کا جذبہ ہوتا ہے اُس کیلئے اس طرح کی نیتیں کرنا آسان ہوتا ہے البتہ جس کے دل میں دُنیوی نعمتوں کا غلبہ ہو اُس کے دل میں اس طرح کی نیتیں نہیں آتیں بلکہ کوئی یاد دلائے تب بھی اُس کے اندر اس قسم کی نیتوں کا جذبہ پیدا نہیں ہوتا اور اگر نیت ہو بھی تو محض ایک خیال سا ہوتا ہے حقیقی نیت سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہوتا!

(احیاء العلوم ج ۵ ص ۹۸)





فرمانِ مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (ابن ماجہ)

**و شوم جانے میں بھی**  
بیٹ الخلا جانے میں بھی نیتیں کرنی چاہئیں ایک بزرگ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں:  
میں ہر کام میں نیت پسند کرتا ہوں حتیٰ کہ کھانے، پینے، سونے اور بیٹ الخلا (یعنی نیتیں کرنی چاہئیں) میں داخل ہونے کیلئے بھی۔ (لیٹرین) دینہ

ایک صاحب چھت پر بال بنا رہے تھے، انہوں نے اپنی بیوی کو آواز دی کہ میری کنگھی لانا۔ عورت نے پوچھا: کیا آئینہ بھی لیتی آؤں؟ وہ تھوڑی دیر خاموش رہے۔ پھر فرمایا: ہاں۔ کسی سننے والے نے جواب فوراً نہ دینے کی وجہ دریافت کی تو فرمایا: میں نے ایک نیت کے ساتھ اپنی زوجہ کو کنگھی لانے کے لیے کہا تھا، جب انہوں نے آئینہ لانے کا پوچھا تو اُس وقت آئینے کے سلسلے میں میری کوئی نیت نہ تھی لہذا میں نے نیت بنانے کیلئے غور و فکر کیا، حتیٰ کہ اللہ تَعَالَى نے مجھے نیت عنایت فرمائی اس پر میں نے کہہ دیا: ہاں۔ وہ بھی لے آئیے۔ (قُوْتُ الْقُلُوبِ ج ۲ ص ۲۷۴)

**پہلے کے مسلمان باقاعدہ**  
علم نیت سیکھتے تھے  
حضرت سیدنا سفیان ثوری عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى نے فرمایا: ”جیسے سَلَف (یعنی پہلے کے مسلمان) علم حاصل کرتے تھے اسی طرح عمل کیلئے علم نیت بھی سیکھتے تھے۔“ (ایضاً ص ۲۶۸) حضرت سیدنا سرفی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى نے فرمایا: ”خلوص نیت کے ساتھ دو رکعتیں پڑھنا تیرے لیے ستر احادیث لکھنے سے بہتر ہے۔“ (ایضاً ص ۲۷۶) حضرت سیدنا ابن مبارک رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى نے فرمایا: ”کئی چھوٹے عمل ایسے ہیں جن کو نیت بڑا عمل بنا دیتی ہے۔“ (ایضاً ص ۲۷۵)

**غار کا عابد**  
لوگوں کو دکھانے اور واہ واہ کروانے کی نیت سے کئے جانے والے پہاڑ جتنے بڑے بڑے اعمال بھی نامقبول ہوتے ہیں چنانچہ منقول ہے: بنی اسرائیل کے ایک عابد (یعنی عبادت کرنے والے) نے ایک غار میں چالیس برس تک اللہ تَعَالَى کی عبادت کی۔ فرشتے اُس کے اعمال لے کر آسمانوں پر جاتے اور وہ قبول نہ کیے جاتے۔ فرشتوں نے عرض کی: ”اے ہمارے پڑ و دَرَد گار تیری عزت کی قسم! ہم نے تیری طرف صحیح (اعمال) اٹھائے ہیں۔“ اللہ عَزَّ وَجَلَّ فرماتا ہے: اے میرے فرشتوں! تم نے سچ کہا، مگر (عبادت میں اُس کی نیت بُری ہوتی ہے) وہ چاہتا ہے کہ اس کا مقام (سب کو) معلوم ہو جائے (یعنی ریا و شہرت کا طلبگار ہے) (ایضاً ص ۲۶۴)





## فرايمين امير اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ:

(1) رَنگ باتوں سے کم اور صحبت سے زیادہ چڑھتا ہے۔

(مدنی مذاکرہ، 25 ذوالحجۃ المہرام 1435ھ)

(2) خوفِ خدا کے حصول کیلئے خائفین کی صحبت بہت ضروری ہے۔

(مدنی مذاکرہ، (بعدِ عشا) 20 رمضان المبارک 1436ھ)

(3) بُری صحبت، ایمان کے لئے زہرِ قاتل ہے۔

(مدنی مذاکرہ، (بعدِ عشا) 25 رمضان المبارک 1436ھ)



978-969-722-139-4



01082101



DAWAT-E-ISLAMI

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net